ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات

تحریر: حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ

ہمارے پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سراپائے برکت بنایا تھا۔آپ کی ایک ایک چیز میں برکت تھی۔ذیل میں آپ ﷺ کے فیوض و برکات کا مختصراً ذکر کیا جا رہا ہے۔اسے پڑھئے اور اپنے اندر عظمت رسول ﷺ میں اضافہ کیجئے۔

ا۔ حدیث اول:

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو حضور ﷺ نے یمن میں قاضی مقرر کر کے بھیجنا چاہا۔انہوں نے عرض کیا؛اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے یہ کام کبھی کیا نہیں۔

یعنی مجھے سابقاً اس کا تجربہ و مشق نہیں حضور ﷺ نے آپ کے سینہ مبارک پر ہاتھ مارا اور دعا کی: (اللھم اھد قلبه و سدد لسانه) ''یعنی باری تعالیٰ! اس کے دل کو اور اس کی زبان کو پختہ (حق ترجمان) رکھ۔''

اور ساتھ یہ ہدایت بھی فرمائی کہ جب تک دوسرے فریق کی بات سن نہ لیا کرو۔تب تک دونوں فریقوں کے فیصلہ کا حکم نہ سنایا کرو۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: (فو اللہ ما شککت بعدھا فی قضاء بین اثنین) ''اللہ کی قسم! اس واقعہ کے بعد مجھے کبھی دو فریقوں میں فیصلہ کرنے کے متعلق شک و تردد لاحق نہیں ہوا۔'' اور حضرت علیؓ کا یہ کمال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں عام طور پر مشہور و مسلم تھا۔چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عمر فاروقؓ کا قول منقول ہے۔(اقضانا علی) ''یعنی ہم (جماعت صحابہ) میں سے حضرت علیؓ سب سے بڑے قاضی ہیں۔'' حضرت علیؓ میں یہ کمال آنحضرت ﷺ کے دست مبارک اور دعا کی برکت سے تھا۔

۲۔ حدیث دوم:

حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ان کو ذی الخلصہ بت خانے کے گرانے پر مامور فرمایا۔انہوں نے عرض کیا؛ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں گھوڑے کی پشت پر قائم نہیں رہ سکتا یعنی میں پختہ سوار نہیں ہوں گر پڑتا ہوں۔آنحضرت ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے سینہ پر رکھا اور ان کے سینے پر مارا اور دعا دی: (اللھم ثبته و اجعله ھا دیاً مھدیاً) ''یعنی اے اللہ! (اسے گھوڑے پر) قائم رکھیو اور اسے ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنائیو۔'' حضرت جریرؓ کہتے ہیں: (فما وقعت عن فرسی بعد) ''یعنی میں اس کے بعد پھر کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔''

خاتمة الحفاظ نے اس حدیث کی شرح میں امام حاکم سے بتفصیل نقل کیا' کہ (جب) حضرت جریرؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں گھوڑے پر سے گر پڑنا عرض کیا، تو حضور ﷺ نے فرمایا؛ ''نزدیک آؤ۔'' حضرت جریرؓ نزدیک ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر رکھا اور چہرے، سر اور سینے پر پھیرتے ہوئے زیر ناف تک پہنچے۔ پھر (دوبارہ) ان کے سر پر دست مبارک رکھا اور پشت پر پھیرتے ہوئے زیر کمر تک پہنچے' پہلے کی طرح دعا دی اس کے بعد حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: (فکان ذلك للتبرك بیده المبارکة) ''یعنی یہ اپنے دست مبارک سے برکت دینے کے لئے تھا۔''

۳۔ حدیث سوم:

مسند دارمیؒ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے کر آئی اور عرض کیا کہ میرے اس بیٹے کو جنون ہے۔ جو اسے دن کے کھانے اور رات کے وقت گرفت کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے سینہ کو مسح کیا۔ یعنی اس پر اپنا دست مبارک پھیرا اور دعا کی۔ اس لڑکے نے خوب کھل کر قے کی اور اس کے پیٹ سے ایک شے (کوئی) بلا کتے کے پلے کی شکل کی نکلی اور دوڑ گئی۔ (مشکوۃ:۵۴۳)

۴۔ حدیث چہارم:

ابوالحقیق ابو رافع آنحضرت ﷺ کے جانی دشمنوں میں سے تھا۔ آنحضرت ﷺ کی ہجو (یعنی شعروں میں مذمت) کیا کرتا تھا اور خیبر میں جا کر اسے مرکز شرارت بنا رکھا تھا۔ قبیلہ خزرج کے غیرت مندوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی سزا دہی کی اجازت مانگی اور پانچ بہادر جن کا سردار عبداللہ بن عتیکؓ تھا روانہ ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ واپسی پر سیڑھی سے پاؤں اکھڑ گیا اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ان کے ساتھی ان کو پٹی باندھ کر اور ان کو اٹھا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ ماجرا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ابسط رجلك) ''یعنی اپنا پاؤں (سیدھا کر کے) پھیلاؤ۔'' (فمسحها) '' آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسے مسح کیا۔'' یعنی اس پر اپنا دست مبارک پھیرا (فکانما لم اشتکها قط) ''یعنی: تو میں ایسا صحیح سلامت ہو گیا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔'' (رواہ البخاریؒ)

قاضی عیاض نے اپنی بے نظیر کتاب شفاء میں آنحضرت ﷺ کے دست مبارک کی برکت سے پانی،

غلہ اور کھانے میں کثرت ہو جانے کے متعلق صحیح بخاری و مسلم، مؤطا امام مالکؒ جامع ترمذی وغیرہ کتب حدیث سے حضرت انسؓ، حضرت جابرؓ اور حضرت ابن مسعودؓ کی روایات ذکر کی ہیں۔ جن کی نقل موجب طوالت ہے۔

لعاب مبارک کی برکت:

لعاب (آب دہن) ایک قسم کا فضلہ ہے جو زبان کی جڑ کے نیچے کے دو سوراخوں سے منہ میں آتا رہتا ہے تاکہ زبان اور منہ ہر وقت تر رہے۔ ہر چند کہ یہ ایک فضلہ ہے۔ لیکن نہایت کارآمد ہے اور چونکہ زبان کی جڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور پیغمبران الٰہ کی زبان وحی الٰہی کی ترجمان ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں یمن و برکت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تسبیح وتہلیل وغیرہ اذکار اور تلاوت قرآن مجید اور درود شریف میں مشغول رہنے اور خطبہ و تذکیر اور خلق اللہ کو ارشاد و ہدایت اور تفسیر و حدیث کی تدریس میں لگے رہنے سے بزرگان دین کے لعاب و دم میں بھی برکت پیدا ہو جاتی ہے اور ان سے بیمار شفاء پاتے ہیں۔

اس کے برخلاف جن لوگوں کی زبانیں جھوٹ، بیہودہ بکواس، گالی گلوچ، غیبت و بدگوئی اور دیگر منکر باتوں میں لگی رہتی ہیں، ان کے لعاب میں ایک روحانی زہر پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے باعث ضرر ہو جاتا ہے بلکہ ان کا سانس بھی ان سے متکیف ہو جاتا ہے۔ جس طرح کسی کے مسوڑھوں میں یا منہ کے اندرونی حصے میں کوئی طبی و خلطی بیماری ہو یا زخم کے سبب اس میں پیپ پڑ گئی ہو۔ تو اس کا لعاب دوسروں کے لئے موجب حدوث مرض ہو جاتا ہے بلکہ اس کا سانس بھی خطرناک ہو جاتا ہے۔

اس تمہید کو جاننے کے بعد احادیث ذیل کو مطالعہ فرمائیں:

پہلی حدیث:

جنگ خیبر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ کو جھنڈا دینے کے لئے یاد فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: (هو يا رسول الله يشتكي عينيه) ''یعنی اے اللہ کے رسول ﷺ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو بلوایا۔ (فبصق رسول الله في عينيه) ''آنحضرت ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا۔'' (فبرء حتى كان لم يكن به وجع) ''یعنی پس آپ کو عافیت ہو گئی۔ گویا کہ آپ کو تکلیف و بیماری تھی ہی نہیں۔'' (بخاری و مسلم)

دوسری حدیث:

صحیح بخاری میں یزید بن ابی عبیدؒ کی روایت ہے کہ ''میں نے حضرت سلمہ بن اکوع (صحابیؓ) کی پنڈلی پر

ضرب کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا: اے ابوسلمہ! یہ ضرب کیسی ہے؟ فرمایا وہ ضرب ہے جو مجھے خیبر کی لڑائی کے دن لگی تھی۔ جس پر لوگ کہتے تھے کہ سلمہ مر گیا میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ تھوکا۔ پھر مجھے اس ساعت تک شکایت نہیں ہوئی۔''

حضور ﷺ کے پسینہ میں خوشبو:

پسینہ ہضم رابع کا فضلہ ہے۔ جس سے رقیق مواد خارج ہوتے رہتے ہیں اور وہ بدبودار ہو جاتا ہے۔ لیکن حبیب اللہ ﷺ کا پسینہ خوشبودار تھا۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں بخاری و مسلم کی متفق علیہ روایت سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کبھی اپنے خادم خاص حضرت انسؓ کے گھر جاتے تو ان کی والدہ حضرت ام سلیم آپ ﷺ کیلئے چمڑے کا بستر بچھا دیتیں۔ اور آپ اس پر قیلولہ فرماتے۔ آنحضرت ﷺ کو پسینہ زیادہ آتا تھا۔ حضرت ام سلیم حضور ﷺ کے با برکت پسینے کو ایک شیشی میں لیتیں اور کسی دوسری خوشبو میں ملا کر اپنے پاس رکھتیں (اور نئی دلہن یا لڑکیوں کو بطور تحفہ دیتیں) آنحضرت ﷺ نے (ایک دن) دریافت کیا ام سلیم! یہ کیا (کرتی ہو)؟ اس نے عرض کیا: حضور ﷺ! (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) ہم اسے دوسری خوشبو میں ملا دیتی ہیں تو وہ بہت عمدہ قسم کی خوشبو ہو جاتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس سے بچوں کیلئے برکت کی امید رکھتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اصبت) ''یعنی ام سلیم نے ٹھیک کہا۔'' (متفق علیہ)۔

آنحضرت ﷺ کے خاص خادم حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ: ''آنحضرت کی رنگت نہایت صاف اور روشن تھی اور آپ ﷺ کے پسینہ کے قطرے گویا کہ موتی کے دانے تھے۔ چلنے کے وقت کچھ آگے کو جھک کر چلتے اور میں نے کوئی ریشم یا پٹ آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور نہ کوئی کستوری نہ عنبر۔ آپ ﷺ کے جسد مبارک کی خوشبو سے زیادہ کوئی چیز خوشبودار سونگھی۔'' (متفق علیہ، مشکوٰۃ، صفحہ ۵۰۸، ۵۰۹)

صحیح مسلم میں جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے۔ کہ: ''میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ پیشین (ظہر) کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ (مسجد سے) گھر کو نکلے تو میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ ہی نکلا، سامنے سے آپ ﷺ کو رستہ میں چند بچے آتے ہوئے ملے۔ آپ ﷺ نے (بکمال شفقت و محبت) ایک ایک کے چہرے پر دست مبارک پھیرا اور میرے چہرے پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کسی عطار کے ڈبے سے نکالا ہے''۔ (مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۵۰۹)

اسی طرح جامع ترمذی میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ! ''آنحضرت ﷺ جس رستے سے چلتے تھے

آپ ﷺ کے بعد کا چلنے والا پہچان لیتا تھا کہ حضور ﷺ اس رستے سے گزرے ہیں۔آپ ﷺ کی خوشبو کی وجہ سے''۔(مشکوۃ صفحہ نمبر ۵۰۹)

الغرض حضور انور ﷺ سراپا برکت تھے اور سب انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کے سبب ہر امر میں یمن و برکت والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی نقل کیا کہ انہوں نے آغوش مادر میں کہا ﴿وجعلنی مبارکا اینما کنت﴾ ''یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو صاحب برکت بنایا ہے، جہاں کہیں میں ہوں''۔ (زمین پر یا آسمان پر، سفر میں یا حضر میں) اور حضرت ابراہیم واسحاق (علیہما السلام) کے حق میں فرمایا:
﴿و بارکنا علیه و علی اسحق﴾ یعنی ''ہم نے برکت رکھی اس پر یعنی ابراہیم اور اسحاق پر بھی''۔

اور اہل صلاحیت کے قدم کی برکت سے بیماریوں اور آفتوں کا دور ہونا اور بارشوں کا بوقت ضرورت برسنا اور رزق و مال میں افزائش احادیث صحیحہ مرفوعہ اور آثار صحابہ اور دیگر بزرگان دین کے واقعات سے ثابت ہے اور یہ متواترات کی جنس سے ہے اس سے انکار کی گنجائش نہیں۔ھذا و اللہ الھادی ۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک پاک کلام قرآن مجید کی نسبت فرمایا: ﴿کتاب انزلنه مبارکا﴾ [ص:۶۳] یعنی ''(اے پیغمبر ﷺ) ہم نے (یہ) برکت والی کتاب آپؐ کی طرف اتاری ہے''۔نیز فرمایا: ﴿وھذا ذکر مبارک أنزلنه﴾ [انبیاء:۱۷] یعنی ''یہ برکت والا ذکر (نصیحت نامہ) ہے، جسے ہم نے مقام عظمت سے اتارا ہے''۔
نیز فرمایا: ﴿وھذا ذکر مبارک أنزلنه﴾ [انعام:۷] یعنی ''یہ کتاب برکت والی ہے، جسے ہم نے (مقام عظمت سے) نازل کیا ہے''۔

الغرض یہ برکت والی کتاب حضور ﷺ کے قلب پاک پر اتاری گئی، جیسا کہ فرمایا: ﴿فانه نزله علی قلبک باذن اللہ﴾ [البقرہ:۱] یعنی ''حضرت جبرئیل تو یہ قرآن آپ ﷺ کے اطہر قلب پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے لے کر آئے ہیں، (پھر ان سے دشمنی کے کیا معنی؟)'' نیز فرمایا: ﴿نزل به الروح الأمین علی قلبک﴾ [الشعراء:۱۹] یعنی ''(اے پیغمبر) آپ ﷺ کے قلب پر اس قرآن کو روح الامین لے کر آئے ہیں۔

ان آیات سے واضح ہو گیا کہ حضور ﷺ کا قلب فیوض و برکات رحمانیہ کا خزینہ اور انوار و اسرار ربانیہ کا گنجینہ ہے۔جس کسی کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی طرح اس سے اتصال و انضمام نصیب ہو گیا۔اس کا سینہ نور سے بھر گیا اور جس کسی پر آپ ﷺ کی نظر کرم پڑ گئی اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا۔چنانچہ تفسیر سراج منیر میں امام خطیب شربینیؒ آیت ﴿و یزکیھم﴾ (جمعہ:۲) کے ضمن میں فرماتے ہیں: ﴿و یزکیھم﴾ یعنی: یہ نبی اُمّی

ﷺ پاک کرتا ہے۔ان کو شرک اور رذیلے اخلاق اور ٹیڑھے عقائد سے اور آنحضرت ﷺ کا یہ تزکیہ اپنی حیات طیبہ میں ان لوگوں کی طرف نظر (کرم) کرنے اور ان کو علم دین کے سکھانے اور ان پر قرآن شریف کے تلاوت کرنے سے تھا۔پس کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ کسی انسان کی طرف نظر محبت سے دیکھتے تو اللہ تعالیٰ اس کی قابلیتوں کے موافق اور ان امور کے مطابق جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے عالم قضاوقدر میں مقرر کر رکھا ہے"۔

کہ وہ عالم اسباب میں مہیا ہوں،اس شخص کا تزکیہ کردیتا ہے۔پس وہ شخص آپ ﷺ کا نہایت درجے کا محبّ (صادق) اور آپ ﷺ کی اتباع (پیروی) کو اچھی طرح سے لازم پکڑنے والا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور آپؐ کی سنت میں نہایت درجہ کا راسخ و پختہ ہوجاتا ہے۔(انتھی مترجما) یہ اثر بالمشافہہ ان ارباب عقیدت پر تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی پاک صحبت کیلئے منتخب کرلیا تھا اور اب بعد وفات شریف کے آپ ﷺ کے انوار کی برکت کیلئے اللہ تعالیٰ کی کتاب تو وہی ہے اور آپ ﷺ کے نفس طیبہ کی بجائے آپ کے انفاس طیبہ ہیں جو آپ ﷺ کے علمی اور تعلیمی فیوض و برکات کے حامی ہیں اور وہ اسفار حدیث میں مکتوب ہیں۔ان پر اعتقاد رکھنا اور ان کے مطابق عمل کر کے اپنے قلب کو پاک صاف کرنا نزول برکات کا موجب ہے اور جو لوگ شب و روز آپ کے آثار و احادیث کا شغل و ذکر رکھتے ہیں۔ان کو آپ کی مصنوعی صحبت کا رتبہ ملتا ہے چنانچہ اسی معنی میں کہا گیا ہے: **اھل الحدیث ھموا أھل النبی و ان لم یصحبوا نفسه الا نفاسه صحبوا** یعنی "اہل حدیث نبی کریم ﷺ کے اہل ہیں۔اگرچہ انہوں نے آپ ﷺ کی ذات گرامی کی صحبت کا شرف نہیں پایا،لیکن آپ ﷺ کے انفاس طیبہ کی صحبت تو حاصل ہے"۔

"نفس" بمعنی تن اور ذات ہے۔اس کی جمع "نفوس" آتی ہے اور "نفس" بمعنی دم، سانس مراد اقوال و ارشادات۔اسکی جمع "انفاس" آتی ہے... حاصل اس شعر کا یہ ہے کہ اہل حدیث کو اگرچہ بعد زمانہ کے سبب پیغمبر ﷺ کے جسم مبارک کی مصاحبت (وسنگت) حاصل نہیں ہوسکتی۔لیکن آپ کے انفاس طیبہ سے پیدا شدہ کلام یعنی احادیث شریفہ سے تو صحبت حاصل ہے کہ وہ آپ ﷺ کی برکات کی حامل ہیں۔(**اللھم اجعلنا منھم**)

(بشکریہ: ماہنامہ "الاخوۃ" لاہور)

فیض احمد صاحب کی پاکستان آمد

فیض احمد صاحب جو کہ مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں سالانہ تعطیلات کے موقع پر جامعہ علوم اثریہ جہلم تشریف لاچکے ہیں اس دوران خطبات جمعہ کے علاوہ مختلف مساجد اہل حدیث جہلم میں ان کے دروس کا سلسلہ جاری ہے۔(0321-5448668)